سوال

اگر کسی حالت میں کسی مسلمان لڑکے کو کوئی مسلمان لڑکی پسند آجائے اور دونوں عقد نکاح کرنے کا فیصلہ کریں اور دونوں کو علم ہو کہ لڑکا ابھی زیر تعلیم ہے اور ابھی تک گھریلو اخراجات کا مالک نہیں اور دونوں اس پر متفق ہیں کہ جب تک مالی حالات ٹھیک نہ ہوں وہ ازدواجی تعلقات قائم نہیں کرینگے کیا دین اسلام میں ایسا کرنا جائز ہے ؟

جواب

الحمد للہ

شادی ونکاح تو رزق کے اسباب میں سے ایک سبب ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم اپنے غیر شادی شدہ مرد اور عورتوں کا نکاح کردو اور اپنے نیک وصالح غلاموں اور لونڈیوں کا، اگر وہ فقراء اور تنگ دست ہیں تو اللہ عزوجل انہیں اپنے فضل سے غنی کردیگا، اللہ بڑا وسعت والا اور جاننے والا ہے النور (32) .

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"الایامی منکم : یعنی وہ مرد اور عورت جن کی شادی نہیں ہوئی

اور قولہ تعالی :

"ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ " یعنی تم مرد اور عورت کے فقر کی بنا پر ان کی شادی کرنے سے رک مت جاؤ، اگر وہ فقیر وتنگ دست ہیں تو اللہ تعالی اپنے فضل سے انہیں غنی و مالدار کردیگا، شادی شدہ افراد کو غنی ومالدار کرنے کا وعدہ ہے جو اللہ کی رضا اور گناہ سے اجتناب کرنے کی بنا پر ہے

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

"نکاح کرکے مالداری تلاش کرو " اور پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی

اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمان ہے :

"مجھے ایسے شخص سے تعجب ہوتا ہے جو نکاح میں مالداری طلب نہیں کرتا "

اور پھر اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

اگر وہ فقراء اور تنگ دست ہیں تو اللہ تعالی اپنے فضل سے انہیں غنی کردیگا "

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی ایسے ہی مروی ہے "

اور قرطبی رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

"یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ فقیر وتنگ دست کی شادی کی جائیگی، اور وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں شادی کیسے کروں میرے پال تومال ہی نہیں ہے ؟

کیونکہ اس کا رزق تواللہ کے ذمہ ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نفس ہبہ کرنے والی عورت کا نکاح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے ساتھ کیا جس کے پاس صرف ایک ہی چادر تھی " انتہی

دیکھیں : تفسیر القرطبی (218/12).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تین قسم کے افراد کی مدد کرنا اللہ کے ذمہ ہے : اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا شخص، اور وہ مکاتب غلام جو ادائیگی چاہتا ہو، اور جو عفت و عصمت کی بنا پر نکاح کرنا چاہتا ہو"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1579) سنن نسائی حدیث نمبر (3166) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2509) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے

اس لیے اگر یہ نوجوان نکاح کرلے اور بیوی اپنے میکے ہی رہے، حتی کہ ان دونوں کے لیے اپنا گھر میسر آجائے تواس میں کوئی حرج نہیں، نوجوان کو کوشش اور جدوجہد کرنی چاہیے کہ وہ کوئی ملازت حاصل کرلے جس سے وہ اپنا اور بیوی بچوں کا خرچ چلاسکے ،تاکہ بیوی اور بیوی کے میکے والے بھی طویل مدت سے نقصان اور ضرر نہ اٹھائیں

اور اگر مراد یہ ہے کہ بیوی خاوند کے گھر منتقل ہوجائیگی اور انہوں نے مباشرت نہ کرنے کا اتفاق کررکھا ہے تاکہ اس مرحلہ میں اولاد پیدا نہ ہو تو ایسا نہیں کرنا چاہیے اس کے کئی ایک اسباب ہیں :

1 مباشر اور ازدواجی تعلقات قائم نہ کرنے میں نکاح کی سب سے اہم مصلحت اولاد کا حصول فوت ہوجاتا ہے

2 فقروفاقہ کے ڈر سے اولاد پیدا نہ کرنا اللہ پر توکل کے منافی ہے، اور پھر اس میں اہل جاہلیت سے بھی مشابہت ہوتی ہے جو اپنی اولاد کو فقروفاقہ کے خدشہ سے قتل کرڈالتے تھے اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے توہر نفس کا رزق اپنے ذمہ لے رکھا ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

اور زمین میں جو کوئی بھی جاندار ہے اس کی روزی اللہ کے ذمہ ہے، وہی اس کے رہنے سہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور ان کے سونپے جانے کی جگہ کو بھی سب کچھ واضح کتاب میں موجود ہے ھود (6).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ جس کا تم وعدہ کیے جاتے ہو الذاریات (22).

یہاں دو چیزوں پر تنبیہ کرنا ضروری ہے :

اول :

نکاح میں نکاح کے ارکان اور اس کی شروط کا پایا جانا ضروری ہے، مرد اور عورت کی رضامندی کا ہونا، اور نکاح کے شرعی موانع نہ ہوں مثلا محرم ہونا یا رضاعت، اور عورت کے

ولی کا موجود ہونا، اور دو گواہ بھی ہوں، وگرنہ نکاح صحیح نہیں ہوگا

دوم :

شادی سے قبل مرد و عورت کے مابین تعلقات قائم کرنا جائز نہیں، کیونکہ ایسا کرنے میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، مثلا اس کے ساتھ دل معلق ہونا، بیمار ہونا، ایک دوسرے کو دیکھنا، خلوت کرنا، بات چیت میں نرم رویہ اختیار کرنا، اس کے علاوہ دوسری حرام اشیاء

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

67589